ترکی کے کتب خانے

ثروت صولت

۱۸۹۲ء میں جب مولانا شبلی نعمانی نے ترکی کا سفر کیا تھا تو استنبول (قسطنطنیہ) کے کتب خانوں کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا:

''حقیقت یہ ہے کہ ترکوں کے علمی کارناموں میں جو چیز سب سے زیادہ قابل فخر ہے وہ یہی کتب خانے ہیں۔ اسلامی دنیا کے جن حصوں میں آج تعلیم و تعلم کا چرچا ہے ان کے اکثر مقامات کا علمی سرمایہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور جو نہیں دیکھا ہے وہ ایسے قوی وسائل سے معلوم ہے کہ دیکھنے کے برابر ہے۔ اس بنا پر میں کافی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تمام اسلامی دنیا میں قسطنطنیہ عربی تصانیف کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ . . . . ان امور کے لحاظ سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ علمی فیاضی میں ترکوں کا رتبہ تمام اسلامی قوموں سے بالاتر ہے۔ ہندوستان میں مدتوں اسلامی حکومت رہی اور بڑے اوج و شان سے رہی۔ بڑے بڑے نامور وزراء اور امراء گذرے لیکن آج ان کی ایک بھی علمی یادگار موجود نہیں،، ۔(۱)

پچھلے دنوں جب راقم الحروف نے ترکی زبان سیکھی اور ترکی ادب کا مطالعہ شروع کیا تو ترکی کے کتب خانوں سے متعلق بھی قیمتی معلومات حاصل ہوئیں اور ایسے حقائق سامنے آئے جن سے نہ صرف مولانا شبلی کے اسی (۸۰) سال پرانے دعوے کی پوری طرح تائید ہوگئی بلکہ کتابوں سے ترکوں کی

(۱) سفر نامہ روم و مصر از شبلی نعمانی۔

غیر معمولی دلچسپی کے بارے میں بعض حیرت انگیز باتیں معلوم ہوئیں۔

کتابوں سے دلچسپی اسلامی تاریخ کی ایک بڑی نمایاں خصوصیت رہی ہے۔ اندلس کے مسلمانوں کو کتابیں جمع کرنے اور ذاتی کتب خانے قائم کرنے کا جو شوق تھا اس سے اسلامی تاریخ کا ہر طالب علم واقف ہے۔ عثمانی سلطنت کے قیام سے پہلے بھی مسلمان ملکوں میں بڑے اور چھوٹے بیشمار کتب خانے قائم ہوئے جن میں خصوصی اور ذاتی بھی ہوتے تھے اور عام بھی۔ لیکن عثمانی ترکوں کو اس معاملے میں یہ امتیاز حاصل ہے کہ انہوں نے کتب خانوں کے قیام کو ایک عام رواج اور مستقل روایت کی شکل دیدی۔ اور عثمانی ترکوں میں کتابوں کو رفاہ عام کے لئے وقف کرنا اسی طرح کار ثواب بن گیا جس طرح دوسرے مسلمان ملکوں میں پل، کنواں، تالاب اور مسجد بنانا کار ثواب سمجھا جاتا ہے۔

عثمانی سلطنت میں کتب خانوں کا باقاعدہ قیام اسی دینی ذوق اور جذبے کا نتیجہ تھا۔ آج ترک بڑے فخر سے دعویٰ کرتے ہیں کہ صحیح معنوں میں پبلک کتب خانوں کا نظام دنیا میں سب سے پہلے ترکوں نے قائم کیا(۲) سلطنت عثمانیہ میں کتب خانوں کے علم دوست بانیوں نے نہ صرف کتابیں وقف کیں اور کتب خانے قائم کئے بلکہ ان کی دیکھ بھال اور انتظام کے لئے بڑی بڑی جائیدادیں وقف کیں۔ چنانچہ کتب خانوں کے ساتھ وقف نامے ہوتے تھے جن میں کتب خانوں کے انتظام، ملازمین کے تقرر اور اخراجات سے متعلق وضاحت ہوتی تھی۔ یہ وقف نامے آج بھی ترکی کے بیشتر کتب خانوں میں محفوظ ہیں۔(۳)

---

(۲) جودت تورک آئے (Turkay) نے ماہنامہ ''تورک تاریخی در گیسی،، جلد دوازدہم شمارہ نمبر ۶۹ بابت ماہ جون ۱۹۷۳ء میں استنبول کے کتب خانوں سے متعلق اپنے مضمون میں یہاں تک دعویٰ کیا ہے کہ دنیا کا پہلا عام کتب خانہ سلطان محمد فاتح نے استنبول میں قائم کیا تھا۔

(۳) جودت تورک آئے نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں استنبول کے چار کتب خانوں یعنی عاطف افندی کا کتب خانہ، عاشر آفندی کا کتب خانہ، فاتح کتب خانہ اور کتب خانہ راغب پاشا کے وقف ناموں کے مکمل متن بھی شائع کئے ہیں۔

ترکی
عثمانی ~~سلطنت~~ میں مسجدوں اور مدرسوں میں کتب خانوں کا آغاز غالباً بروصہ اور ادرنہ سے شروع ہوا جو عثمانیوں کے پہلے دو دارالحکومت تھے۔ یہ کتب خانے تین قسم کے ہوتے تھے:
EDIRNE BURSA

(۱) وہ کتب خانے جو مسجدوں، مدرسوں یا خانقاہوں میں وقف کی ہوئی کتابوں پر مشتمل ہوتے تھے۔ ان کتابوں کو حجروں یا محرابوں کے پاس رکھ دیا جاتا تھا۔

(۲) وہ کتب خانے جن کے لئے مسجدوں اور مدرسوں کے احاطوں میں جگہ مخصوص کر دی جاتی تھی اور عمارت بنا دی جاتی تھی۔

(۳) مستقل کتب خانے جن کی اپنی جداگانہ عمارت ہوتی تھی اور جن کا اپنا علیحدہ انتظام ہوتا تھا۔

استنبول کے کتب خانے

استنبول میں کتب خانوں کے قیام کا آغاز ترکوں کے ہاتھوں شہر کی فتح کے فوراً بعد ہو گیا تھا۔ چنانچہ سلطان محمد فاتح (۱۴۵۱ء تا ۱۴۸۱ء) کے دور میں تین کتب خانے قائم کئے گئے۔ پہلا کتب خانہ جامع ابو ایوب انصاری رض میں قائم ہوا۔ اس مسجد کی تعمیر فتح قسطنطنیہ کے پانچ سال بعد ۱۴۵۸ء میں مکمل ہوئی تھی۔ اس میں تقریباً دو ہزار کتابیں تھیں(۴)۔ دوسرا کتب خانہ شاہی محل میں جو سرائے ہمایوں کہلاتا تھا ۱۴۶۵ء میں محل کی تعمیر کے بعد قائم ہوا۔ تیسرا کتب خانہ ۱۴۷۱ء میں جامع فاتح کی تعمیر کے بعد قائم ہوا، جس میں دو ہزار سے زیادہ کتابیں تھیں اور جس کو ترک نہ صرف استنبول بلکہ دنیا کا پہلا عام کتب خانہ کہتے ہیں۔ ~~اس کی تفصیل اس مضمون میں آگے آئے گی۔~~

---

(۴) اسلام انسی کلوپیدیسی (استنبول) جلد ششم ص ۱۱۲۹

محمد فاتح کے بعد استنبول میں کثرت سے عام کتب خانے قائم ہونے لگے ۔ لیکن کتب خانہ کے لئے پہلی مستقل عمارت عظیم عثمانی وزیر اعظم احمد کوپرولو (١٦٦١ء تا ١٦٧٦ء) نے ١٦٦١ءمیں تعمیر کی ۔ اس کے بعد یہ سلسلہ عام ہوگیا ۔ ترکی زبان کی انسائکلوپیڈیا آف اسلام کے مطابق کوپرولو کے کتب خانے کے بعد استنبول میں جو مستقل کتب خانے قائم ہوئے ان کی تفصیل یہ ہے (٥) :

نام کتب خانہ	سن تعمیر
(١) کتب خانہ عمجازادہ حسین پاشا	١٦٦٩ء
(٢) کتب خانہ فیض اللہ افندی	١٧٠٠ء
(٣) کتب خانہ علی پاشا	١٧٠٨ء
(٤) کتب خانہ شہید علی پاشا	١٧١٥ء
(٥) کتب خانہ داماد ابراہیم پاشا	١٧١٩ء
(٦) کتب خانہ ینی جامع	١٧٢٤ء
(٧) کتب خانہ حکمت اوغلو علی پاشا	١٧٣٣ء
(٨) کتب خانہ جار اللہ افندی	١٧٣٤ء
(٩) کتب خانہ ایا صوفیہ	١٧٤٠ء
(١٠) کتب خانہ عاطف آفندی	١٧٤١ء
(١١) کتب خانہ عاشر افندی	١٧٤١ء
(١٢) کتب خانہ فاتح جامع	١٧٤٢ء
(١٣) کتب خانہ نور و عثمانیہ	١٧٥٥ء
(١٤) کتب خانہ راغب پاشا	١٧٦٢ء
(١٥) کتب خانہ ولی الدین افندی	١٧٦٨ء
(١٦) کتب خانہ مراد ملا	١٧٧٥ء

(٥) ایضاً ۔

(۱۷) کتب خانہ محمد پاشا (۶) ۱۷۷۶ء

(۱۸) کتب خانہ حمیدیہ ۱۷۸۰ء

(۱۹) کتب خانہ سلیم آغا ۱۷۸۱ء

(۲۰) کتب خانہ لالہ لی ۱۸۰۲ء

(۲۱) کتب خانہ خالد آفندی ۱۸۱۸ء

(۲۲) کتب خانہ سلیمیہ ۱۸۳۶ء

(۲۳) کتب خانہ اسد آفندی ۱۸۴۵ء

(۲۴) کتب خانہ نافذ پاشا ۱۸۵۰ء

(۲۵) کتب خانہ خسرو پاشا ۱۸۵۹ء

(۲۶) کتب خانہ والدہ جامع ۱۸۷۱ء

(۲۷) کتب خانہ بایزید ۱۸۸۲ء

(۲۸) کتب خانہ حسن پاشا ۱۸۹۳ء

(۲۹) کتب خانہ یحیی آفندی ۱۹۰۱ء

(۳۰) کتب خانہ بلدیہ ۱۹۳۴ء

(۳۱) کتب خانہ شمسی پاشا ۱۹۵۳ء

یہ وہ کتب خانے ہیں جن کی اپنی مستقل عمارتیں تھیں ۔ جامع مسجدوں اور مدرسوں میں قائم ہونے والے کتب خانے یا نجی کتب خانے اس فہرست میں شامل نہیں ۔ اگر ان کو بھی شامل کر لیا جائے تو اس تعداد میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔ قیام جمہوریہ کے بعد استنبول کے کئی کئی کتب خانوں کو ملا کر ایک کر دیا گیا ہے ۔ چنانچہ مذکورہ بالا فہرست میں شامل

---

(۶) کتب خانہ محمد پاشا کا ذکر انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کے مذکورہ بالا ترکی ایڈیشن میں نہیں ہے۔ The Middle East of N. Africa 1968-69 مطبوعہ یوروپا پبلی کیشنز، لندن میں اس کتب خانہ کا سنہ قیام ۱۷۷۶ء دیا گیا ہے اور کتابوں کی تعداد چار ہزار بتائی گئی ہے جن میں آٹھ سو قلمی ہیں۔

کتب خانوں کی بیشتر تعداد کسی نہ کسی بڑے کتب خانہ میں ضم کر دی گئی ہے۔

مولانا شبلی نے استنبول کے کل کتب خانوں کی تعداد کتب خانہ حمیدیہ کو چھوڑ کر ۴۴ لکھی تھی جن میں ۸۰ ہزار کتابیں تھیں۔ لیکن فی الحقیقت استنبول میں کتب خانوں اور کتابوں کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ مشہور علمی رسالے معارف (اعظم گڑھ) کی ستمبر ۱۹۵۲ء کی اشاعت میں ڈاکٹر محمد غوث صاحب کا ایک پر از معلومات مضمون استنبول کے کتب خانوں پر شائع ہوا تھا جو انھوں نے ستمبر ۱۹۵۱ء میں استنبول میں ہونے والی مستشرقین کی ۲۲ ویں کانگریس میں شرکت کے بعد لکھا تھا۔ اس مضمون میں ڈاکٹر موصوف تصریح کرتے ہیں کہ اس وقت تک استنبول کے ۱۰۸ کتب خانوں کو گیارہ کتب خانوں میں ضم کیا جا چکا ہے اور ضم کرنے کا یہ کام ابھی جاری ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ استنبول میں انضمام سے قبل چھوٹے بڑے کتب خانوں کی تعداد ۱۰۸ سے زیادہ تھی۔ ڈاکٹر صاحب نے مزید معلومات فراہم کرتے ہوئے لکھا ہے:

''ایسے کتب خانے جن کے اخراجات سر رشتہ تعلیمات کی وساطت سے مرکزی حکومت برداشت کرتی ہے ترکی میں ۴۹ ہیں جن میں سے تیرہ استنبول میں ہیں۔ ان میں (۱) وہ کتب خانے شامل نہیں جن کے اخراجات گو حکومت ہی بلاواسطہ برداشت کرتی ہے لیکن جو یونیورسٹیوں یا دوسرے سرکاری اداروں سے متعلق ہیں۔ عجائب خانوں سے ملحق کتب خانے بھی ان کے علاوہ ہیں۔ اسی طرح (۲) وہ کتب خانے جن کے اخراجات اضلاع کی حکومت برداشت کرتی ہے اور وہ سر رشتہ تعلیمات کی نگرانی میں ہیں۔ یا (۳) وہ کتب خانے اور دارالمطالعے جو پبلک کے خرچ سے ان کے انتظام کے تحت چلائے جاتے (۲۸۸) ہیں۔ یا (۴) ایسے کتب خانے جو خانگی انجمنوں یا علم دوست افراد نے قائم کئے ہیں اور جو ملک بھر میں پھیلے ہوئے ہیں۔

(چنانچه ازمیر کا قومی کتب خانه اسی نوعیت کا ھے) یا (۵) علمی اداروں کے کتب خانے جن کو سرکاری سر پرستی حاصل ھے مثلاً لسانی ادارہ اور انجمن تاریخ کے کتب خانے(۷) بھی اس تعداد میں شامل نہیں۔

ذیل میں استنبول کے انیس ایسے بڑے کتب خانوں کی فہرست دی جا رھی ھے جو اپنی کتابوں کی کثرت اور قلمی نسخوں کی فراوانی کی وجہ سے ممتاز ھیں۔ کتابوں کی تعداد ترکی زبان کی انسائکلوپیڈیا حیات ترکیه سے لی گئی ھے اور یه ۱۹۶۰ء اور ۱۹۶۵ء کی درمیانی مدت کے اعداد و شمار پر مبنی ھے۔ بصورت دیگر حاشیه میں صراحت کر دی گئی ھے۔ بریکٹ میں ان محلوں یا جگہوں کے نام دیئے گئے ھیں جہاں وہ کتب خانے واقع ھیں۔

نام کتب خانه	کتابوں کی کل تعداد	مخطوطات کی تعداد
(۱) فاتح (فاتح)	۱۰۰۰۰	۶۰۰۰
(۲) توپ قاپو (توپ قاپو سرائے)	۲۲۲۹۸	۱۷٫۸۰۳
(۳) سلیمانیه (جامع سلیمانیه)	۸۰۸۰۹	۴۸۴۶۹۰
(۴) کوپرولو (بلدیه)	۳۷۸۳	۲٫۴۴۳
(۵) ایا صوفیه (جامع ایا صوفیه)	۵۰۹۷	۵٫۰۵۳
(۶) عاطف آفندی (وفا)	۷۹۹۲	۲٫۵۸۵
(۷) نور و عثمانیه(۸) (جامع نور و عثمانیه)	۵۰۳۵	۵٫۹۰۲
(۸) راغب پاشا (لاله لی)	۲۴۴۹	۱٫۸۴۹
(۹) مراد ملا(۹) (چارشنبه)	۶۹۶۱	۱٫۸۳۱

(۷) Turkdil Kurumu (ترک لسانی انجمن) ۱۹۳۲ء میں اصلاح زبان کے لئے قائم کی گئی تھی۔ اس کا مرکزی دفتر انقرہ میں ہے اور وھیں اس کا کتب خانه ہے جس میں بارہ ھزار کتابیں موجود ھیں۔ انجمن تاریخ (Turk Tarihi Kurumu) بھی انقرہ میں ہے۔ یه ۱۹۳۱ء میں قائم کی گئی تھی۔ اس کے کتب خانے میں پچاس ھزار کتابیں ھیں۔

(۸) یه کتب خانه ۱۷۵۵ء میں جامع نور و عثمانیه کے صحن میں قائم کیا گیا۔

(۹) یه کتب خانه ۱۷۷۵ء میں قاضی عسکر مراد ملا نے قائم کیا تھا۔

(١٠) اسکودار عمومی(١٠) کتب خانہ (اسکودار)	١٢١٩٨	١٫٢٦١
(١١) خسرو پاشا(١١) (ایوب)	٣٨٥٦	٣٠٠
(١٢) بایزید عمومی(١٢) (مدرسہ بایزید)	٢٢١٢٥٣	١١٫٢٥٣
(١٣) عجائب خانہ آثار قدیمہ(١٣)	٢١١٠٣	١٫٩٧٧
(١٤) ملت (فاتح)	٣١٧٣١	١٠٫٧١٠
(١٥) ترکیات انسٹی ٹیوٹ(١٤)	٨٣٨١	٣٧٦
(١٦) استنبول یونیورسٹی	١٧٥١٦٩	٢١٫١٧١
(١٧) بایزید بلدیہ(١٥) (بایزید)	٧٢٧٧١	١٫٣٥٣
(١٨) ولی الدین آفندی(١٦)	٣٠٠٠	٣٫٥٠٠

(١٠) یہ کتب خانہ استنبول کے ایشیائی ساحل پر اسکودار کے مقام پر ہے اور حسب ذیل دو کتب خانوں کو ضم کرکے قائم کیا گیا۔ ایک حاجی سلیم آغا کا کتب خانہ جسے سلیم آغا نے ١٧٨١ء میں قائم کیا تھا اور دوسرا شمسی پاشا کا کتب خانہ جو شمس پاشا کے مدرسہ میں ١٩٥٣ء میں وزارت تعلیم کی طرف سے قائم کیا گیا ہے۔ شمسی پاشا کے کتب خانہ میں ٩٨٩٩ کتابیں ہیں اور سب مطبوعہ ہیں۔ لیکن سلیم آغا کے کتب خانہ میں ١٢٩٩ کتابوں میں صرف ٣٨ مطبوعہ ہیں ؛ باقی سب قلمی ہیں۔

(١١) یہ کتب خانہ خسرو پاشا نے ١٨٣٩ء میں محلہ ایوب میں قائم کیا تھا۔

(١٢) یہ کتب خانہ سلطان عبدالحمید ثانی نے ١٨٨١ء میں قائم کیا تھا۔ یہ غالباً وہی کتب خانہ ہے جسے شبلی نے کتب خانہ حمیدیہ لکھا ہے۔ اس کتب خانہ میں بچوں کے لئے ایک علیحدہ حصہ ہے۔

(١٣) یہ کتب خانہ ١٩٠٢ء میں سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں حمدی بے نے قائم کیا تھا۔

(١٤) ترکیات انسٹی ٹیوٹ کا کتب خانہ مشہور ترک ادیب اور نقاد پروفیسر محمد فواد کوپرولو (١٨٩٠ء تا ١٩٦٦ء) نے ١٩٢٤ء میں قائم کیا تھا۔

(١٥) یہ کتب خانہ استنبول بلدیہ نے ١٩٢٠ء میں قائم کیا تھا۔

(١٦) ولی الدین آفندی کا یہ کتب خانہ ١٧٦١ء میں قائم ہوا تھا۔ حیات انسائکلو پیڈیا میں اس کا تذکرہ نہیں ہے لیکن ڈاکٹر محمد غوث نے اٹھارہ کتب خانوں کی جو فہرست دی ہے اس میں یہ شامل ہے۔ کتابوں کی تعداد (The Middle East and North Africa 1868-69) مطبوعہ یوروپا پبلی کیشنز سے لی گئی ہے۔

(۱۹) انسٹی ٹیوٹ تاریخ طب(۱۷) ۱۵۰۰۰ ۰۳ ہجری

(۲۰) شرقیات انسٹی ٹیوٹ(۱۸)

مولانا شبلی نے ۴۰ کتب خانوں میں کتابوں کی تعداد ۸۰ ہزار لکھی تھی لیکن قلمی کتابوں کی تعداد نہیں بتائی تھی۔ شاید ۸۰ ہزار سے ان کا مقصود قلمی کتابیں ہی ہوں۔ ڈاکٹر غوث نے اپنے مذکورہ بالا مضمون میں استنبول کے کتب خانوں میں مخطوطات کی تعداد ایک لاکھ ۲۳ ہزار لکھی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا فہرست کے مطابق صرف انیس کتب خانوں میں سات لاکھ سے زیادہ کتابیں ہیں جن میں مخطوطات کی تعداد ایک لاکھ ۳۴ ہزار سے زیادہ ہے۔ مزید نجی کتب خانوں کے یکجا کردئیے جانے کے بعد اس تعداد میں اور اضافے کا امکان ہے۔ ایک شہر میں اتنی بڑی تعداد میں قلمی کتابوں کی موجودگی ایک ایسی غیر معمولی بات ہے کہ اس پر ترک جتنا بھی فخر کریں کم ہے۔

استنبول کے کتب خانوں کی اہمیت اس وقت اور بڑھ جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا بھر کے کتب خانوں میں عربی، فارسی، ترکی اردو اور پشتو کے جس قدر مخطوطات ہیں اتنے صرف ترکی کے ایک شہر استنبول کے کتب خانوں میں موجود ہیں۔ ذیل کے اعداد و شمار ملاحظہ کیجئے (۱۹)

---

(۱۷) انسٹی ٹیوٹ تاریخ طب کے کتب خانہ میں کتابوں کی تعداد یوروپا پبلی کیشنز کی مذکورہ بالا کتاب سے لی گئی ہے۔ حیات انسائکلو پیڈیا میں یہ تعداد صرف گیارہ ہزار چار ہے لیکن قلمی کتابوں کی تصریح صرف حیات انسائیکلو پیڈیا میں ہے۔

(۱۸) یہ کتب خانہ بین الاقوامی انجمن تحقیقات شرق کا ہے اور جودت تورک آئے کی وضاحت کے مطابق استنبول یونیورسٹی کی ادبیات فیکلٹی کی طرف سے ۱۹۳۸ء میں قائم کیا گیا تھا۔ فواد کوپرولو اس کے صدر تھے۔ جودت تورک آئے نے اس کو استنبول کے سترہ بڑے کتب خانوں میں شمار کیا ہے۔

(۱۹) برطانیہ اور ہندوستان کے اعداد شمار ڈاکٹر محمد غوث کے مضمون مطبوعہ معارف ستمبر ۱۹۵۲ء سے لئے ہیں۔ باقی ملکوں کے کتب خانوں میں کتابوں کی تعداد کا ماخذ یوروپا پبلی کیشنز کی کتاب (The Middle East & North Africa 1968-69,) ہے۔

برطانیہ

برٹش میوزیم (عربی فارسی مخطوطات)	۴۹۶۱
انڈیا آفس کا کتب خانہ	۳۰۷۶

ہندوستان

ایشیاٹک سوسائٹی بنگال (فارسی)	۲۵۳۷
مشرقی مخطوطات کا کتب‌خانہ مدراس	۹۲۵
نیشنل لائبریری (کلکتہ)	۱۴۴۹
خدابخش لائبریری بانکی‌پور (پٹنہ)	۴۹۹۳
کتب خانہ آصفیہ، حیدرآباد (دکن)	۱۳۰۰۰
کتب خانہ سعیدیہ حیدرآباد (دکن)	۲۱۵۱
کتب خانہ علی‌گڑھ یونیورسٹی	۴۰۰۰

مصر

اسکندریہ میونسپل لائبریری	۴۰۸۶
سینٹ کیتھرین کی خانقاہ	۳۵۰۰

مصر کی قومی لائبریری (سابق کتب خانہ خدیویہ) میں تین لاکھ کتابیں اور قاہرہ یونیورسٹی میں دو لاکھ کتابیں ہیں ۔ ان میں بڑے قیمتی مخطوطات بھی شامل ہیں لیکن ان کی تعداد معلوم نہ ہو سکی۔

شام

دارالکتب ظاہریہ (دمشق)	۸۰۰۰
عرب اکیڈمی (دمشق)	۱۱۰۰۰

عراق

کتب خانہ الاوقاف (بغداد)	۳۸۷۶
عراق میوزیم (بغداد)	۲۳۳۸

Bashayan Abbasi Library	۱۵۰۰
یعقوب سرکس	۳۵۰
محمد احمد (بصرہ)	۳۰۰

لبنان

قومی کتب خانہ لبنان (بیروت)	۲۵۰۰
مشرقی لائبریری (بیروت)	۲۸۰۰
امریکی یونیورسٹی (بیروت)	۱۶۰۰
سینٹ سیویر کی خانقاہ (حدیدا)	۲۵۰۰
	۳۰۰۰

سعودی عرب

کتب خانہ عباس Kattan (مکہ)	۲۰۰
کتب خانہ عارف حکمت (مدینہ)	۳۵۰۰
کتب خانہ محمودیہ (مدینہ)	۵۰۰
کتب خانہ سعودیہ (مدینہ)	۲۰۰

تونس

قومی کتب خانہ	۶۰۰۰

مراکش

القرویین (فاس)	۶۰۰۰
عمومی کتب خانہ (رباط)	۹۳۶۱
ططورن (ریف)	۱۰۰۰

فلسطین

یروشلم کی قومی لائبریری	۶۳۵۰

افغانستان

پبلک لائبریری (کابل)	۳۳۳ فارسی پشتو
پریس ڈپارٹمنٹ	۸۰۰ فارسی پشتو

پاکستان میں قلمی کتابوں کا سب سے اچھا ذخیرہ لاہور کی پبلک لائبریری اور پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں ہے، لیکن تعداد معلوم نہیں کی جاسکی۔ ادارۂ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کے کتب خالۃ اور قومی عجائب گھر (کراچی) کے کتب خانوں اور لاہور میوزیم میں بھی قلمی کتابیں ہیں لیکن ان کی تعداد مجموعی طور پر چند سو سے زیادہ نہیں۔

یمن میں صنعاء کی جامع مسجد کے کتب خانہ میں دس ہزار کتابیں ہیں جن میں قلمی کتابیں بھی ہیں لیکن تعداد معلوم نہ ہوسکی۔

بحیثیت مجموعی برطانیہ میں آٹھ ہزار، ہندوستان میں ۳۸ ہزار، عرب ممالک میں ۲۷ ہزار اور اسرائیل کے مقبوضہ فلسطین میں چھ ہزار، مخطوطات کو ملا کر کل ایک لاکھ ۲۵ ہزار کے قریب قلمی کتابیں ہوتی ہیں جو تنہا استنبول کے مخطوطات کی مجموعی تعداد سے کم ہیں۔ ہسپانیہ، فرانس، اٹلی، ہالینڈ اور روس کے مخطوطات کی تعداد معلوم نہ ہوسکی لیکن استنبول میں بھی ابھی کئی ہزار کتابیں ایسی ہیں جو مذکورہ بالا کتب خانوں میں شامل نہیں۔

(جاری)